موت اور قبر کے حالات وواقعات کا تفصیلی بیان

شرحُ الصُّدور (مُترجَم)



مُؤلِّف

امام جلالُ الدّین عبدُالرحمٰن بن ابوبکر سُیُوطی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی

(اَلْمُتَوَفّٰی ۹۱۱ھ)

المدینۃ العلمیۃ

(دعوتِ اسلامی)

(شعبہ تراجم کُتب)

موت اور قبر کے حالات و واقعات کا تفصیلی بیان

شَرْحُ الصُّدُوْر (مُتَرْجَم)

مُؤَلِّف

اِمام جلالُ الدّین عبدُ الرحمٰن بن ابو بکر سُیُوطی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۹۱۱ھ)

پیش کش: **مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ**

(شعبہ تراجِم کُتُب)

ناشر

مکتبۃُ المدینہ باب المدینہ کراچی

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

نام کتاب : شَرحُ الصُّدُور (مُترجَم)

مُصنِّف : اِمام جلالُ الدّین عبدُالرحمٰن بن ابو بکر سُیُوطی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۹۱۱ھ)

مُتَرجِمِین : مَدَنی عُلَما (شعبہ تراجمِ کُتُب)

پہلی بار : ذُوالْقَعْدَۃُ الْحَرام ۱۴۳۶ھ بمطابق ستمبر 2015ء

تعداد :

ناشر : مَکْتَبَۃُ الْمَدِینہ فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی بابُ المدینہ کراچی

تصدیق نامہ

تاریخ:۲۸ شعبانُ الْمُعَظَّم ۱۴۳۶ھ حوالہ نمبر:۲۰۲

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب "شرحُ الصُّدُور (مُترجَم)" (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلس تَفتیشِ کُتُب ورَسائل کی جانِب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کُفریہ عِبارات، اَخلاقیات، فقہی مسائل اور عَرَبی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر مُلاحَظہ کر لیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غَلَطیوں کا ذِمّہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تَفتیشِ کُتُب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

16 – 06 – 2015

سے دعا کرتے تو انہیں بارش سے سیراب فرمادیا جاتا، جب وہ گوشہ نشین شخص وفات پا گیا تو لوگ اس کی تجہیز وتکفین کی تیاری کرنے لگے، اتنے میں آسمان کی بلندیوں سے ایک تخت سیدھا اس شخص کے پاس اترا، ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے اس گوشہ نشین کو تخت پر رکھا تو تخت بلند ہو گیا، لوگ اسے ہوا میں دیکھتے رہے حتّٰی کہ وہ ان کی آنکھوں سے اوجھل ہو گیا اور لوگ اس کے سبب جنت کی طرف متوجہ ہو گئے۔[1]

آسمان پر اٹھائے جانے والے شہید

اس کی تائید اس واقعے سے بھی ہوتی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عُروہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عامر بن فُہَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیر معونہ کے واقعہ میں جامِ شہادت نوش کر گئے تھے اور حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن اُمَیّہ ضَمْری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو قید کر لیا گیا تھا۔ عامر بن طُفَیل نے ان سے پوچھا: کیا تم اپنے ساتھیوں کو پہچان سکتے ہو؟ انہوں نے فرمایا: ہاں پہچان لوں گا۔ چنانچہ آپ شُہَدا کو دیکھتے جاتے اور عامر بن طفیل آپ سے ان کے نسب کے بارے میں پوچھتا جاتا۔ پھر وہ کہنے لگا: کیا ان میں سے کسی ساتھی کو کم پاتے ہو؟ انہوں نے فرمایا: ہاں حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے غلام حضرت سیِّدُنا عامر بن فُہَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نظر نہیں آرہے۔ اس نے پوچھا: عامر کو تمہارے درمیان کیا حیثیت حاصل تھی؟ فرمایا: وہ ہمارے افضل آدمی تھے۔ عامر بن طفیل نے کہا کہ میں تمہیں ان کا واقعہ سناتا ہوں: انہیں نیزہ مارا گیا اور جیسے ہی نیزہ باہر نکالا گیا تو انہیں آسمان کی طرف بلند کر دیا گیا، خدا کی قسم! وہ میری آنکھوں سے اوجھل ہو گئے۔ انہیں قتل کرنے والا شخص بنو کِلاب کا جَبّار بن سُلْمٰی تھا وہ (حضرت سیِّدُنا) ضَحّاک بن سُفیان کِلابی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) کے پاس جا کر مسلمان ہو گیا اور کہا: حضرت سیِّدُنا عامر بن فُہَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہادت اور آسمان کی طرف بلند ہونے نے مجھے اسلام کی طرف راغب کیا ہے۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا ضحاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس شخص کے اسلام اور حضرت سیِّدُنا عامر بن فہیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہادت کا واقعہ بارگاہِ رسالت میں لکھ بھیجا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک فرشتوں نے ان کے جسم کو چھپا لیا اور انہیں عِلِّیِّین میں لے جایا گیا ہے۔[2]

1... موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب ذکر الموت، الکرامات عند الموت، ۵/ ۵۰۰، رقم: ۳۲۰

2... بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الرجیع ورعل وذکوان وبئر معونۃ، ۳/ ۴۹، حدیث: ۴۰۹۳

دلائل النبوۃ لابی نعیم الاصبھانی، قصۃ اھل بئر معونۃ، ص ۳۰۶، حدیث: ۴۴۱

ایک روایت میں یوں ہے کہ ”عامِر بن طُفَیل نے کہا: میں نے دیکھا کہ وہ شہید ہوئے تو آسمان کی جانب اٹھالئے گئے حتّٰی کہ میں نے انہیں آسمان وزمین کے درمیان دیکھا۔“ روایت کے آخر میں ہے کہ ”پھر انہیں نیچے اتارا گیا۔“ ممکن ہے زمین پر اُتارے جانے کے بعد وہ غائب ہوگئے ہوں۔

حضرت سیِّدُنا عُروہ بن زُبَیر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عامر بن فہیرہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه کا جسدِ خاکی نہیں ملا اور لوگوں کا خیال تھا کہ انہیں فرشتوں نے چھپا لیا ہے۔[1]

اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا فرماتی ہیں: حضرت عامر بن فہیرہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه کو آسمان کی جانب اٹھالیا گیا تھا، ان کا جسم زمین پر نہیں ملا۔ لوگوں کا خیال ہے کہ انہیں فرشتوں نے چھپالیا تھا۔[2]

(حضرت سیِّدُنا امام جلالُ الدین سُیُوطی شافعی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْکَافِی فرماتے ہیں:) میں کہتا ہوں کہ فرشتوں کے چھپانے سے مراد ہے ان کا آسمان میں غائب ہو جانا جیسا کہ پچھلی روایت میں ہے کہ ”ان کا جسم چھپالیا گیا اور علیین میں لے جایا گیا“[3] اسی تناظر میں ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن اُمَیَّہ ضَمْرِی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه فرماتے ہیں: حضور نبی رحمت صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے مجھ اکیلے کو قریش کی طرف جاسوس بنا کر بھیجا، چنانچہ میں اس درخت کے پاس گیا جس پر حضرت سیِّدُنا خُبَیْب رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه کو سولی پر لٹکایا ہوا تھا، میں لوگوں کی نگاہوں سے بچتا ہوا اوپر چڑھا اور رسی کھولی تو وہ زمین پر تشریف لے آئے، میں نیچے اتر کر ایک طرف ہوگیا اور جب ان کے جسم کی طرف متوجہ ہوا تو وہ مجھے نظر نہ آیا گویا انہیں زمین نے اپنے اندر سمو لیا تھا۔ اس وقت سے حضرت سیِّدُنا خُبَیْب رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه کا کوئی نشان نہیں ملا۔[4]

یہ حضرت سیِّدُنا خبیب بن عدی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه ان لوگوں میں سے ایک تھے جنہیں فرشتوں نے چھپالیا تھا اس طرح کہ یا تو انہیں آسمانوں میں اٹھالیا گیا جیسا کہ ظاہر ہے یا پھر زمین میں دفن کر دیا۔

---

1 ... بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الرجیع ورعل وذکوان وبئر معونة، ۳/۴۹، حدیث: ۴۰۹۳
دلائل النبوۃ للبیہقی، باب ما وجد رسول الله علی من قتل ببئر معونة... الخ، ۳/۳۵۲ تا ۳۵۳

2 ... طبقات ابن سعد، ۳/۱۷۴، رقم: ۴۹: عامر بن فہیرۃ

3 ... دلائل النبوۃ لابی نعیم، قصة اهل بئر معونة، ص ۳۶۰، حدیث: ۴۴۱

4 ... مسند امام احمد، مسند الشامیین، حدیث عمرو بن امیة الضمری، ۶/۱۰۹، حدیث: ۱۷۲۵۲